بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر

چہ گویم باتو گر آئی بہ قادیان بینی | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۹ | ۲۶ ربیع الاول ۱۳۲۳ھ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات یکم جون ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۸

ایجہان منتظر خوش باش کآمد گلستان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

قیمت خاص معاونین خود بخود ۵ روپے سالانہ عطا کرتے ہیں - عام قیمت ۳ ہے - اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماویں - وہ بخوشی قبول کیا جائے گا

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر قادیان - اور خط و کتابت بنام مینجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ‏— مصطفے مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمده از مادریم ‏— ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست ‏— بادہ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام ‏— دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن ‏— جان شود با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ‏— ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ‏— زو شدہ سیراب ہر برگے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ‏— آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما نداریم ہیچ نور و کمال ‏— وصل دلدار از دے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست ‏— ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد ‏— ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است ‏— منکراں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست ‏— منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین ‏— آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ‏— ہر کہ انکار کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازاں روشن کتاب ‏— نزد ما کفر است و خسران و تباب

بیعت دس شرائط

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے - دوئم - یہ کہ جھوٹ اور زنا کاری اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت انکا مغلوب نہ ہو گا - اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوئم - یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا - اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا - اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بناویگا - چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر نعمت و بلا مین اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا - اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا - اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے مُنہ نہ پھیریگا - بلکہ قدم آگے بڑھائیگا - ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا - اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا - ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا - اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا - ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا - نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے - اپنی خداداد نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا - دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام

خدا کی تازہ وحی

۲۹ مئی ۱۹۰۵ء

يَاْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ وَ يَاْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ۔ یہ الہام کوئی ۲۵ سال کے بعد پھر ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے کسی زبردست اظہار کا پھر کوئی وقت قریب ہے۔

۳۰ مئی ۱۹۰۵ء

صَلٰوةُ الْعَرْشِ اِلَى الْفَرْشِ یعنی رحمت الٰہی جو پہر ہے اسکی کیفیت یہ ہے کہ وہ عرش سے لیکر فرش تک ہے۔ فرمایا اسمیں کمی کیفی مبالغہ ہے گویا اللہ تعالیٰ کی رحمت نے فضا کو بھر دیا یہ الہام آیندہ بشارت پر دلالت کرتا ہے یہ لفظی ہی نہیں بلکہ عملی رنگ میں ظاہر ہونیوالا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ جب وہ کسی پر خوش ہوتا ہے تو عملی رنگ میں اسکا اظہار دنیا پر کرتا ہے۔

حضرت کے گھر میں بیمار تھیں اور سخت تکلیف تھی۔ کئی دوائیاں دیں کچھ فائدہ نہ ہوا آخر آپ دعا میں مشغول ہوئے الہام ہوا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ تحقیق میرے ساتھ میرا رب ہے مجھے راہ دکھائیگا اور کامیاب کریگا چنانچہ دو منٹ ابھی گذرے تھے کہ خدا نے مرض کی حقیقت کھول دی مرض نہایت تکلیف وہ تپ تھا ساتھ اُسکے اور عوارض تھے صبح کے وقت خواب میں کسی نے بلند آواز سے کہا کہ تپ ٹوٹ گیا اور آثار صحت ظاہر ہوئے فالحمد للہ

۲ یا ۳ جون ۱۹۰۵ء

یُنْجِی النَّاسَ مِنَ الْاَمْرَاضِ۔ امراض سے لوگوں کو نجات دیتا ہے اور دیگا۔ فرمایا یہ میری طرف اشارہ تھا کہ بہتوں کو میرے ذریعہ سے امراض خطرناک سے نجات ہوگی

ڈائری

القول الطیب

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی والدہ یہاں آئی ہوئی ہیں انھوں نے اپنی والدہ کی پیری اور ضعف کا اور انکی خدمت کا جو وہ کرتے ہیں ذکر کیا۔ حضرت نے فرمایا والدین کی خدمت ایک بڑا بھاری عمل ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گذر گیا پر اُسکے گناہ نہ بخشے گئے اور دوسرا وہ جسنے والدین کو پایا اور والدین گذر گئے اور اُسکے گناہ نہ بخشے گئے والدین کے سایہ میں جب بچہ ہوتا ہے تو اُسکے تمام ہم و غم والدین اُٹھاتے ہیں جب انسان خود دنیوی امور میں پڑتا ہے تب انسان کو والدین کی قدر معلوم ہوتی ہے خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں والدہ کو مقدم رکھا ہے کیونکہ والدہ بچہ کے واسطے بہت دکھ اُٹھاتی ہے کیسی ہی متعدی بیماری بچہ کو ہو چیچک ہو ہیضہ ہو طاعون ہو ماں اسکو چھوڑ نہیں سکتی۔

ہماری لڑکی کو ایک دفعہ ہیضہ ہو گیا تھا ہمارے گھر سے اُسکی تمام قے وغیرہ اپنے ہاتھ پر لیتی تھیں اسب تکالیف میں بچہ کی شریک ہوتی ہے یہ طبعی محبت ہے جس کے ساتھ کوئی دوسری محبت مقابلہ نہیں کر سکتی۔ خدا تعالیٰ نے اسی کیطرف قرآن شریف میں اشارہ کیا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى ادنیٰ درجہ عدل کا ہوتا ہے جتنا لے اتنا دے اُس سے ترقی کرے تو احسان کا درجہ ہے۔ جتنا لے وہ بھی دے اور اُس سے بڑھ کر بھی دے۔ پھر اس سے بڑھ کر ایتاء ذی القربیٰ کا درجہ ہے یعنی دوسروں کے ساتھ اسطرح نیکی کرے جسطرح ماں بچہ کے ساتھ بغیر نیت کسی معاوضہ کے طبعی طور پر محبت کرتی ہے قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل اللہ ترقی کر کے ایسی محبت کو حاصل کر سکتے ہیں۔ انسان کا ظرف چھوٹا نہیں۔ خدا کے فضل سے یہ باتیں حاصل ہو جاتی ہیں بلکہ یہ وسعت اخلاق کے لوازمات میں سے ہے۔ میں تو قائل ہوں کہ اہل اللہ یہانتک ترقی کرتے ہیں کہ مادری محبت کے اندازہ سے بھی بڑھ کر انسان کے ساتھ محبت کرتے ہیں +

ایک بڑھیا کا ذکر ہے کہ حضرت ابو بکر کی وفات کے روز بغیر اسکے کہ اُسکو کسی نے خبر دی ہو خود بخود کہنے لگی کہ آج ابو بکر مر گیا ہے لوگوں نے پوچھا کہ تجھکو کسطرح سے معلوم ہوا اُس نے کہا کہ ہر روز مجھکو آپ حلوہ کھلایا کرتے تھے اور وہ وعدہ میں تخلف کرنیوالے ہرگز نہ تھے چونکہ آج وہ حلوہ کھلانے نہیں آئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ فوت ہو گئے ہیں ورنہ وہ ضرور مجھے حلوہ کھلانے آج بھی آتے۔ دیکھو اخلاقی حالت کہانتک وسعت کر سکتی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے ان اخلاق پر دوسرے لوگ قادر نہیں ہو سکتے۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مجرم پکڑا ہوا آیا تو وہ آپ ہی رعب سے کانپتا تھا آپ نے فرمایا تو کیوں اتنا ڈرتا ہے میں تو ایک بڑھیا کا بیٹا ہوں۔ معمولی انسانوں کے یہ اخلاق نہیں ہوتے عرب کی قوم کئی پشتوں تک کینہ رکھنے والی تھی۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب غلبہ پایا تو باوجود اسقدر دکھوں کے جو اُن سے اُٹھایا تھا سبکو معاف کر دیا۔ دنیوی حکومت رحم نہیں کر سکتی۔ انگریزوں نے باغیوں کو کسطرح پھانسی دیا اور قتل کیا تھا مگر آنحضرت نے اپنے سب باغیوں کو یکدفعہ معاف کر دیا کسی نبی کو ایسی پوری کامیابی نہیں ہوئی جیسی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہوئی۔ حضرت موسیٰ اپنے وعدہ کی زمین تک نہ پہنچ سکے اور راستہ میں ہی فوت ہو گئے اور انکی ساتھیوں نے کہا کہ اے موسیٰ تو اور تیرا خدا مکر مخالفوں سے جا کر لڑو ہم تو یہاں بیٹھے ہیں مگر آنحضرت کے اصحاب نے کہا کہ ہم تیرے ساتھ چلیں گے اگرچہ سمندر میں گریں اور قتل کیے جائیں۔ قاعدہ ہے کہ نبی کا پرتوہ اُمت پر بھی پڑتا ہے جیسا استاد کامل ہوتا ہے ایسے ہی شاگرد بھی بنتے ہیں جیسے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شجاعت افعال و اعمال اور کامیابی کی نظیر نہیں ویسے ہی صحابہ کی بھی نظیر نہیں صحابہ باوجود قلیل ہونیکے جدھر جاتے فتح پاتے صحابہ ایسے تھے جیسے کسی برتن کو بہت دھو کر بالکل صاف اور ستھرا کر دیا جاتا ہے اور اُنمیں کسی قسم کی آلایش کا شائبہ نہیں رہتا انکی ایسی محنت اور اخلاص تھا تو خدا نے پھر بدلہ بھی ایسا دیا۔ حضرت ابو بکر کو آنحضرت کا خلیفہ بنایا۔ اسجگہ شیعوں نے بڑی غلطی کھائی ہے کہ خلافت کا حق حضرت علی کو تھا۔ بد قسمت نہیں دیکھتے کہ خدا نے کیا فیصلہ کیا جو وقت وعدوں کے پورا ہونیکا تھا اُسوقت خدا نے ایک منافق اور اہلبیت کے دشمن کو کیوں گدی پر بٹھا دیا۔ میں جانتا ہوں کہ اس قوم نے بھی عیسائیوں کیطرح ایک غلو کیا ہے اور اس غلو کا باعث اصلی نامرادی ہے جو ابتدا میں حاصل ہوئی۔ جو لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ یسوع کو ظاہری بادشاہت حاصل ہوگی انکو جب اسمعاملہ میں ناکامی حاصل ہوئی تو انھوں نے یسوع کی صفت میں غلو کر کے یسوع کو خدا ہی بنا دیا۔ ایسا ہی قوم شیعہ نے بھی حضرت علی کو وہ درجہ دیتے ہیں جو خدا نے نہ چاہا کہ انکو دے۔ خدا کا معاملہ ہر ایک کے ساتھ اُسکے دلکی حالت کے مطابق ہوتا ہے اگر ان پاس نور ایمان ہوتا تو ایسی بات نبولتے کیا اُسوقت خدا کمزور تھا اور وہ بدلہ نہ سکتا تھا یا خدا ایسی بازتھا حضرت ابو بکر کو طاقتور دیکھ کر خاموش رہا +

انصار بدر

حکیم مولوی محمد صدیق صاحب مورو ضلع حیدر آباد سندھ سے تحریر فرماتے ہیں۔ میں حتی المقدور انشاء اللہ توسیع اشاعت میں بڑی کوشش کرونگا آپ دعا فرماویں کہ حق تعالیٰ مجھے کامیاب کرے آجسے میرے نام بدر جاری فرماویں۔

اللہ تعالیٰ آپکو جزائے خیر دے اور ناصر ان دین میں سے بنائے اور اس ارادہ میں کامیاب کرے۔ آمین۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب کے

درس قرآن

سے نوٹس مختصر

پارہ ۱۶ رکوع ۱۰ - طٰہٰ یہ ایک عربی لفظ ہے اور ایسے شخصکو عربی زبان میں طٰہٰ کہتے ہیں جو کسی چیز کا بڑا خواہشمند ہو اور اپنی مراد کے پورا ہونے پر پورا متوجہ ہو ایسا کہ دوسرے جو اُسکے راز سے واقف نہیں ہیں اُسکو مجنوں سمجھتے ہیں۔ ہندی میں بھی ایسے شخصکو اس کام کا تو لگا ہوا ہے لفظ تو غالباً اسی لفظ سے نکلا ہے۔

مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى یہ قرآن تجھپر اسواسطے ہمنے نازل نہیں کیا کہ تو کبھی ناکام ہو جاوے+ جو تیری خواہش ہے وہ پوری ہو گی۔ یہ سورۃ مکی ہے اور یہ آیات ایسے وقت کی ہیں کہ جب دشمنوں نے چاروں طرف سے زور پکڑا ہوا تھا۔ مسلمانوں کی ایک تھوڑی سی تعداد تھی اور کفار کے ہاتھ سے سخت دکھ اُٹھاتی تھی کوتاہ اندیش چھوٹی نظر والے دنیا دار کے نزدیک یہ سلسلہ بہت جلد نیست و نابود ہونیوالا تھا۔ اور بظاہر کوئی ایسی صورت بھی نہ تھی جس سے اسلام اور اسلامیوں کی ترقی کی اُمید ہو سکتی تھی۔ لیکن ایسے وقت میں خدا تعالیٰ نے پیشگوئی کے رنگ میں یہ ایک سچی تسلی اور پورا ہونیوالا وعدہ عطا فرمایا اور کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو توحید الٰہی کے دنیا میں قائم کرنے اور مخلوق الٰہی کی اصلاح کرنے میں ایسا سرگرداں ہو رہا ہے اور اسقدر جوش میں ہے کہ تیرا نام طٰہٰ یعنی ایک دھن والا رکھا جاوے تو درست ہے۔ دنیا کہتی ہے کہ تو فنا ہو جائے گا اور تیرا سلسلہ نابود ہو جائے گا مگر تو تسلی رکھ۔ ہمنے تجھپر ایک ایسی چیز نازل کی ہے یعنی قرآن جسکا حامل کبھی ناکام نہیں ہو سکتا

اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى بلکہ یہ ایک نصیحت ہے اُسکے واسطے جو ڈرتا ہے۔ کیا معنے۔ یہ ایک ہی کتاب ہے جو کھلے کھلے الفاظ میں اپنے مطالب کو ظاہر کرتی ہے اور اسمیں اس قسم کے گُر درج ہیں کہ ہر ایک شخص جو دور اندیشی کے ساتھ آفات و مصائب سے ڈر کر ان سے بچنے کی راہ ڈھونڈنا چاہتا ہے اُسکو یہ راہ اس قرآن شریف کے ذریعہ سے ضرور ملجاتی ہے اور وہ ہلاکت اور تباہی سے نہ صرف بچتا ہی ہے بلکہ کامیابی کی معراج تک پہونچتا ہے

تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى اُتارا ہوا ہے اُسکی طرف سے جسنے زمین کو پیدا کیا اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا۔ کیا معنی۔ یہ دستور العمل روح اور جسم کے واسطے خود اُس نے بنایا ہے جس نے اس روح اور جسم کو بنایا ہے اور اُس زمین کو بنایا ہے جسکے اوپر ہم رہتے ہیں اور اُس آسمان کو بنایا ہے جسکا تعلق اس زمین کے ساتھ اور زمین کے رہنے والوں کے ساتھ ہے۔ پس جو ذات ہماری فطرت اور بناوٹ سے ایسی آگاہ ہے اُسکا بنایا ہوا دستور العمل ہمارے واسطے ایسا ہے کہ بغیر اُسپر چلنے کے ہمارے واسطے کامیابی کی کوئی راہ نہ ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔ وہ ہی ہماری فطرتوں کو خوب جانتا ہے کیونکہ وہ ہمارا خالق ہے اور ہر شے جس سے ہمارا واسطہ پڑتا ہے اُسکا بھی خالق ہے۔ اگر یہ کتاب ایک ایسی ذات کی بنائی ہوئی تھی جو نہ ہماری روح کا خالق ہوتا اور نہ اُس مادہ کا خالق ہوتا جو ہمارے اردگرد ہے تو بیشک شبہ پڑتا ہے کہ وہ جو ہماری حقیقت بناوٹ سے آگاہ نہیں اُسکا کہنا ہمارے لیے قابل تسلی نہیں ہو سکتا۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى۔ وہ رحمٰن ہے اور العرش پر پورا قرار پکڑے ہوئے ہے۔ رحمٰن ہے۔ ایسا نہیں کہ تمہاری طاقت سے بڑھ کر تمپر کوئی بوجھ ڈالے بغیر تمہارے اعمال کے بھی تمپر رحم کرنیوالا اور بیشمار نعمتیں عطا کرنے والا ہے۔

(حضرت امام الزمان فرمایا کرتے ہیں کہ عرش ایک خاص تجلّی گاہ الٰہی ہے جسمیں دونوں جہانوں کو فیضان پہونچتا ہے اور اُسکی ایک شان اور صفت کا نام ہے) اسواسطے شاہی مجلس کو بھی عرش کہتے ہیں

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى اُسی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو کچھ مٹی کے نیچے ہے + سب چیزیں اُسکی بنائی ہوئی اور اُسکی حکومت کے نیچے ہیں۔ اسی لیے وہی بہتر جانتا ہے کہ کونسا طریقہ انسان کے واسطے مفید ہوگا اور کونسا غیر مفید۔ پس اُسی کی کتاب ہدایت کا موجب ہو سکتی ہے اور جو اُس سے منہ موڑیگا وہ ہر ایک معاملہ میں جو زمین و آسمان کے درمیان کسی شے کے ساتھ کریگا دکھ اُٹھائیگا اور اُسکا انجام کبھی بخیر نہ ہوگا۔

تعبیر الرؤیا

بابو نور الدین صاحب کلرک ڈاک خانہ گوجرانوالہ سے اپنا ایک خواب مرسلہ کا تعبیر کرتے ہیں کہ میں نے رؤیا دیکھا کہ ایک وسیع بازار یا میدان ہے وہاں ایک تخت پر حضرت اقدس بیٹھا شاہانہ لباس پہنے ہوئے کھڑے ہیں اور سر پر تاج شاہی بھی معلوم ہوتا ہے اور جہانتک یاد پڑتا ہے شاید حضرت اقدس نے سبز عینک لگائی ہوئی تھی غالباً وعظ فرما رہے تھے اور یہ عاجز مجمع بہت سے مجمع کے وہاں پیچھے کھڑا تھا کہ کسی دوسرے سے کہتا ہوں کہ کیا ایسے شخص کی صداقت میں کبھی شک ہو سکتا ہے غالباً وہ مجمع آیندہ زلزلہ کے بعد کا کوئی موقعہ کا تھا"

اسکی تعبیر یہ ہے کہ خدا کا نشان جس کے متعلق پیشگوئی ہے پورا ہوگا اور اس دلیل میں حضرت امام الزمان کو فتح حاصل ہوگی جبکہ لوگ مان جائینگے کہ بیشک خدا ہے۔ اسجگہ یاد رکھنا چاہیے کہ عالم رؤیا میں جو بادشاہت یا تاج ہے اس سے ظاہری بادشاہت اور تاج نہیں ہوتا کیونکہ ظاہری بادشاہت میں تو کفار اور ظالم بادشاہ بھی داخل ہیں خدا اپنے بندوں کو جو آسمانی سلطنت عطا کرتا ہے اُسکے مقابلہ میں یہ دنیوی سلطنتیں اور حکومتیں کیا شے ہیں خدا کے بندے تو انکی خواہش کرنا ایک گناہ سمجھتے ہیں

گرجا بیماریوں کا گھر

عیسائیوں میں ایک مذہبی رسم چلی آتی ہے کہ ایک پیالہ میں شراب اور روٹی ڈالکر بعد نماز تمام نمازیوں میں تقسیم کیجاتی ہے اور وہ شراب مسیح کا خون اور روٹی مسیح کا گوشت بعینہٖ حقیقتاً یا صرف مجازاً مانا اور یقین کیا جاتا ہے ہر گرجا میں ہمیشہ خداوند کا گوشت اور خون کھایا پیا جاتا ہے لیکن اب ڈاکٹروں نے تحقیقات کی ہے کہ یہ رسم بیماریاں پیدا کرتی ہے۔ عیسائیوں کے ماہواری میگزین ترقی میں لکھا ہے کہ ڈاکٹر آرو پکی اور ہس صاحبان نے تجربہ سے معلوم کر لیا کہ ایک ہی پیالہ میں عشائے ربانی کی شراب بہت سے آدمیوں کو پلانے سے ساری امراض ایک شخص سے دوسرے میں منتقل ہو جاتی ہیں اگرچہ رومال سے پیالہ کا کنارہ پونچھ دیا جاتا ہے لیکن اسپر بھی اجرام خود شراب کے اندر داخل ہو جاتے ہیں اسی قسم کی شراب کو پچکاری کے ذریعہ دس خرگوشوں کے جسم کے اندر داخل کیا گیا تو اُن میں ۹ خرگوش مرض دق میں مبتلا ہو کر مر گئے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ مرض دق یا دیگر سارے امراض جنکا باعث اجرام ہوتے ہیں عشائے ربانی کے پیالہ میں اسکی شراب کے ذریعہ ایک شخص سے دوسرے میں منتقل ہو جاتے ہیں"

مغربی دُنیا میں تثلیث کے دُشمن

لالہ رگھوناتھ سہائے صاحب بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر یونین اکیڈمی لاہور نے یورپ و امریکہ کے فرقہ موحدین کے چند ایک رسالوں کا ترجمہ کر کے خوشخط عمدہ کاغذ پر چھپوایا ہے۔ ان رسالوں کے پڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان ممالک میں صرف تثلیث کے بیوپاری ہی نہیں رہتے جن کا نمونہ ہم اس ملک میں مشنریوں کو دیکھتے ہیں۔ بلکہ کثرت سے سمجھدار لوگ ایسے پیدا ہو رہے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کی توحید کے قائل ہیں۔ اور تثلیث کو نہائت نفرت سے دیکھتے ہیں۔ اس جگہ ہم مسٹر جیمس ہارووڈ صاحب کی کتاب میں سے کچھ اقتباس کرتے ہیں۔ جس سے ظاہر ہوگا۔ کہ تثلیث کی قسمت کا اب آئندہ زمانہ میں رفتہ رفتہ خاتمہ نظر آتا ہے۔ اور وہ عبارت یہ ہے

عیسائی لوگ کہتے ہیں۔ کہ مذہب مواحدین کوئی باقاعدہ مذہب یا دین نہیں۔ مگر باوجود ان کے اس خیال کے جزائر برطانیہ یورپ کے اور بہت سے حصوں اور شمالی امریکہ میں اس کے مسائل برابر ملے جاتے ہیں اور ان کی پیروی کی جاتی ہے۔ اور یہ بھی قابل ذکر ہے کہ خود ان چرچوں میں بھی کہ جو برائے نام تثلیث کے معتقد ہیں۔ بہت سے ایسے ممبر ہیں۔ جو اعتقاد کے لحاظ سے ہیں۔ اس لئے میں شخصی خصوصیت کی طرف توجہ دلانا نہیں چاہتا۔ بلکہ عیسائیوں کے ایک تسلیم کردہ فرقہ کی طرف توجہ مبذول کرتا ہوں۔ کہ جس کا اپنا لٹریچر اور اپنے مدارس و خیرات خانے وغیرہ ہیں۔ اور جس کے بہت زیادہ پیرو ہیں

ابتداءً مذہب مواحدین کی بنیاد انجیل کی تعلیم پر تھی۔ پرانے عہدنامہ کی تعلیم کے بارے میں تو کچھ سوال ہی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے صاف الفاظ میں یہ تعلیم ہے۔ کہ خدا ایک ہے۔ اس میں تو اس کے سوائے کوئی اور مسئلہ نہیں ملتا۔ اور جب ہم نئے عہدنامہ کی کتابوں تک پہنچتے ہیں۔ تو وہاں بھی تثلیث کے مسئلہ کی تائید میں کوئی شہادت نہیں ملتی۔ پرانے خیالات کے عیسائی اِدھر اُدھر سے چند فقرات پیش کرتے ہیں۔ کہ جن سے وہ ہیر پھیر کر کے اس مسئلہ کی تائید کرتے ہیں۔ مسلمان ناظرین کے لئے ان تمام فقرات کا غور سے امتحان کرنا کچھ زیادہ دلچسپ نہ ہوگا۔ اور یہ ہی کہنا کافی ہے۔ کہ دوسری طرف بہت ہی زیادہ ایسے حوالے موجود ہیں۔ جن سے تثلیث کے مسئلہ کی اس قدر غیر مطابقت ثابت ہوتی ہے۔ کہ دوسری طرف کے حوالوں کی کچھ حقیقت نہیں رہتی۔ لفظ تثلیث اور نہ ہی ان معنوں کا کوئی اور لفظ پرانے یا نئے عہدنامہ میں کہیں پایا جاتا ہے۔ کہیں یہ بیان نہیں کیا گیا۔ کہ خدا ایک جوہر ہے لیکن اس میں اقنوم ثلاثہ یعنی تین برابر کی شخصیتیں موجود ہیں۔ تثلیث کے پیرو جو انجیل کے حرف بحرف ماننے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ اپنے مسائل کو ظاہر کرتے ہوئے ایسی زبان استعمال کرتے ہیں۔ جو انجیل سے بالکل غیر ہے

ایک اور بات ہے۔ جو نہائت ہی ضروری ہے۔ تثلیث کا ایک پکا معتقد بھی یہ کبھی تسلیم نہیں کرے گا کہ یہودی لوگ کبھی تثلیث کے قائل تھے۔ حضرت مسیح یہودی تھے۔ اور انہیں لوگوں میں وہ رہے۔ انہیں میں انہوں نے وعظ کیا۔ اور انہیں میں سے اُن کے چند مرید بنے۔ اگر اُن کا تثلیث میں اعتقاد ہوتا۔ تو وہ ضرور اس کو مشتہر کرتے۔ اگر وہ خدا ہی تھے۔ اور تثلیث اُن کا دوسرا درجہ ہوتا۔ تو انہیں اُن کا علم ہونا چاہیئے تھا۔ اگر وہ جانتے ہوتے۔ تو یہ کبھی ممکن نہ تھا۔ کہ وہ اپنی معمولی زبان استعمال کرتے۔ اور جو لوگ اُن کی تعلیم سنتے تھے۔ وہ اُن پر گمراہی کا الزام نہ لگاتے۔ تعجب ہے۔ کہ ایک ایسا اُستاد جس نے خدا کے متعلق اس قدر تلقین کی ہو۔ ایک ایسے معاملے کے متعلق بالکل خاموش رہے۔ جو تثلیث کے معتقدوں کے خیالات کے مطابق لوگوں کے لئے جاننا نہائت ضروری ہو

تو پھر کیا۔ انہوں نے جان بُوجھ کر لوگوں میں غلط خیالات پھیلائے؟۔ نہیں۔ یہ خیال ایک دم کے لئے بھی ہمارے دماغ میں نہیں آسکتا۔ حضرت مسیح نے صداقت خدا اور انسان کی محبت کی خاطر جان دی ہے۔ اس لئے تثلیث کے متعلق ان کا خاموش رہنا صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ ان کا اس پر یقین نہیں تھا۔ تو پھر ان کی تعلیم کا لُب لباب کیا تھا۔ اور وہ اپنے اہل ملک کے مروجہ مذہب کی کس بارے میں اصلاح کرنا چاہتے تھے۔؟ لوگوں نے انہیں کیوں قبول نہ کیا۔ اور کیوں آخرش انہیں صلیب پر چڑھا کر ان کا خاتمہ کیا (خاتمہ نہیں کیا۔ بلکہ وہ صلیب سے زندہ اُترے) کیا انہوں نے یہودیوں کے بڑے ضروری مسئلے یعنی خدا کی واحدانیت پر کچھ اعتراض کیا تھا۔ اگر وہ ایسا کرتے۔ تو نہائت جوش سے اُن کے دشمن اُن پر آن پڑتے۔ وہ ہمیشہ اُن کی طرف سے کسی ایسی کارروائی کا نہائت شوق سے انتظار کرتے تھے۔ جس سے لوگوں کو ان کے برخلاف برانگیختہ کردیں۔ اور یہ ہی ایسا الزام تھا۔ کہ اگر لگایا جاتا۔ تو بہت ہی موثر ثابت ہوتا۔ لیکن اس وقت کی تواریخ سے ہمیں اشارتاً بھی یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ مسیح نے خدائی تثلیث کے مسئلہ کو مروجہ وحدانیت کے مسئلہ کی جگہ قائم کیا ہو۔ یہ خیال میں نہیں آسکتا۔ کہ مسیح یہ نیا مسئلہ پیش کرتا۔ اور اس کے دشمن چپ رہتے۔ اور مسیح ان کی حاسدانہ کارروائی سے بچ جاتا۔

مزید براں ہم انجیل میں کہیں تثلیث کے مسئلہ کو نہیں پاتے۔ مگر ایک اور جگہ یعنی مذہبی تواریخ میں اس یقین کا سُراغ اور اس کے بتدریج درجے ملتے ہیں۔ اس خیال کی ترقی کے مدارج تین فرقوں یعنی اپوسلز۔ ناسٹس اور اتھنیشن میں صاف طور پر دیکھے جاتے ہیں۔ جن میں سے اول کا مسیح کی موت سے تین سو برس بعد تک اپنی موجودہ شکل میں سراغ لگتا ہے۔ گو ان کے چند حصے اس سے بھی پہلے موجود تھے۔

لیکن اب مواحدین کو اس قسم کی کچھ مجبوری نہیں ہے۔ کہ وہ انہیں صداقتوں تک جو انجیل میں موجود ہیں۔ محدود رہیں۔ یہ ممکن ہے۔ کہ کوئی مسئلہ درست ہو اور انجیل میں موجود نہ ہو۔ لیکن وہ لوگ جو تثلیث کے قائل ہیں۔ یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ مسئلہ الہامی صداقت ہے اور یہ الہام انجیل کے ذریعہ پہنچا ہے۔ اور اُسی میں شامل ہے۔ گو جب یہ ظاہر کیا جائے۔ کہ اس مسئلے کا اصلی منبع انجیل نہیں بلکہ مذہبی کونسلیں ہیں۔ تو انہیں کافی جواب مل جاتا ہے۔ لیکن جو کچھ ہمیں ان مذہبی مسائل کی قائمی اور ان کونسلوں کے متعلق جن کے زور پر یہ مسائل مشتہر کیے گئے ہیں۔ معلوم ہے اس سے تو کوئی بڑا اعتبار ظاہر نہیں ہوتا

اس سے ہم مفصلہ ذیل نتائج پر پہنچتے ہیں۔ اس بات پر سب لوگ متفق ہیں۔ کہ وحدانیت کا مسئلہ انسانی عقل کے بالکل مطابق ہے۔ اور انجیل میں زور اور وضاحت کے ساتھ اس کی تعلیم موجود ہے۔ اور اس پر بھی اتفاق رائے ہے۔ کہ تثلیث کا مسئلہ اگر انسانی عقل کے بالکل خلاف نہیں۔ تو کم از کم اس کے ادراک سے بعید ہے۔ اس لئے اگر اس مسئلے پر صرف خارجی سند پر ہی یقین کیا جائے۔ تو ہمیں یہ حق حاصل ہے۔ کہ ہم دیکھیں۔ کہ وہ خارجی سند ایک نہائت اعلےٰ قسم کی ہو۔ اور یہ اصول بالکل صاف صاف الفاظ میں بیان کئے گئے ہوں۔ لیکن واقعات ہیں؟ انجیل میں کوئی ایسا فقرہ نہیں۔ جہاں یہ صاف طور پر بیان کیا گیا ہو۔ کہ باپ بیٹا اور روح القدس ایک خدا میں تین ہستی ہیں۔ یہ تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ اگر اس اصول کی تعلیم دی بھی گئی ہو۔ تو نتیجتاً ایسا کیا گیا ہے۔ کہ اُن فقیہوں نے جنہیں صداقت کے علاوہ اور بہت سی باتوں کا خیال رکھنا پڑتا تھا۔ بہت عرصہ کے بعد اس مسئلہ کی تشریح کی ہوگی۔ مگر کیا الہام کی صداقت ایسے اٹکل پچو اتفاق پر چھوڑی جا سکتی ہے۔ علاوہ ازیں پرانے اور نئے عہدناموں میں بہت سے ایسے فقرات موجود ہیں۔ جن کو

اگر عام طور پر سمجھا جائے۔ تو مسئلہ تثلیث کے سخت مخالف معلوم ہوتے ہیں۔ اور صرف تین بڑے فرقوں میں ہی اس مسئلہ کی بتدریج ترقی کا پتہ ملتا ہے۔ لیکن مسلمان بھائی مواحدین کے ساتھ اس مسئلہ تثلیث کے رد کرنے میں ضرور متفق ہوں گے۔ گو ان کی دلیل مختلف اور زیادہ سہل ہوگی

بزم احمدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخویم۔ السلام علیکم۔ و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ الحمد للہ کہ کل مورخہ ۲۲۔ مئی ۱۹۰۵ء۔ بوقت عصر پانچ بجے بر حسب الہام ربانی احقر کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ خدا تعالے سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالے اس کی عمر دراز کرے۔ اور اس کو خادم دین بنائے۔ دیگر احباب کی خدمت میں سلام علیکم۔ عرصہ دس ماہ میں یہ الہام پورا ہوا

المرسل ذوالفقار علیخاں انسپکٹر آبکاری میرٹھ

الہام۔ اخویم مولوی عبد الرحیم۔ سیکرٹری انجمن احمدیہ۔ بقیت انتقال برخوردار ظفر مرحوم متوفی ۲۴۔ جولائی ۱۹۰۴ء میشرک بغلام اسمہ یحیی ۲۴ جولائی ۱۹۰۵ء

۱۸۔ مئی ۱۹۰۵ء کو مکرمی مخدومی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کے ہاں تیسرا لڑکا پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے۔ اور خادم قوم اسلام و سلسلہ احمدیہ بنائے۔ آمین ثم آمین۔

اعلان

بنام جملہ صاحبان جو محمد افضل مرحوم کیساتھ کچھ معاملہ رکھتے تھے

بابو محمد افضل مرحوم اخبار البدر میں میرے ساتھ حصہ کارکردگی کے شریک تھے۔ اخبار میرے سرمایہ سے چلتا تھا۔ اور پریس بھی میں نے صرف اخبار ہی کے لئے کر دیا ہوا تھا۔ ان کے کسی دوسرے کام جیسے بک ایجنسی یا کارخانہ الصدیق وغیرہ سے مجھے کوئی تعلق نہ تھا۔ اور نہ ہے۔ یہ تمام ان کے اپنے ذاتی معاملات اور کاروبار ذاتی ذمہ واری پر تھے۔ جس میں نہ میرے مشورے اور نہ میری رائے کو کسی طرح کا دخل تھا۔ ہمراہ اسباب اگر کسی صاحب

کی کوئی کتاب دفتر میں آگئی ہے۔ تو ملکیت کا ثبوت بہم پہنچانے وہ ان کو دینے میں ہمیں کوئی عذر نہیں۔ اس کے متعلق مینیجر اخبار بدر سے خط و کتابت کر کے فیصلہ طے کریں

خاکسار میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر بدر

چائے نہایت غیر مفید۔ اخبار ڈیلی گرافک میں ایک ڈاکٹر نے ایک مضمون دیا ہے۔ جس میں اس نے ثابت کیا ہے کہ چائے انسان کے واسطے کوئی ضروری اور مفید چیز نہیں ہے۔ اور چائے کے پینے کی عادت بجائے فائدہ کے نقصان پہنچاتی ہے۔ چائے سے اعصاب کو ضرر ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ ایک قسم کی بدہضمی اندر ہی اندر شروع ہو جاتی ہے۔ دنیا میں انسان نے مفید اور ضروری اشیاء کو چھوڑ اپنے واسطے بہت سی زہروں کا کھانا پسند کیا ہے۔ کوئی شرابی ہے۔ کوئی تمباکو نوش۔ کوئی افیمی۔ مگر چائے بھی انہی قسم کی زہروں میں سے ایک زہر ہے۔ کاش دنیا اپنے خوراک اور لباس کو میں اس سادگی کو اختیار رکھے۔ جس کی بنیاد خدا کے مرسلین نے اپنے طرز رہائش کے نمونہ کے ساتھ ہمیشہ رکھی ہے۔ آج زمانے اور پھر بالخصوص عیسائی اقوام میں اس قدر تکلف ہو گیا ہے۔ کہ یردن کے کنارے پر مچھلیاں بھون کر کھانے والا یسوع مسیح اگر آج صاحب لوگوں کے کسی ٹی پارٹی یعنی چائے کی دعوت میں آجائے تو یقیناً ایک دیوانہ فیوٹ سمجھا جا کر فوراً پھاٹک سے باہر نکالا جائے۔

ناظرین اخبار بدر اپنی رائے سے مطلع فرماویں

ہر اخبار کے پہلے صفحہ پر برادر محمد افضل مرحوم ایک نظم با مسلمانیم از فضل خدا۔ اور دس شرائط بیعت لکھا کرتے تھے۔ ہمنے اس خیال پر کہ اخباری رنگ میں کوئی تازہ بات نہیں ہے۔ اور اس سے ممکن ہے۔ کہ بعض لوگ خیال کریں کہ اخبار کو پر کرنے کے لئے ہر اخبار میں لکھ دیا جاتا ہے اس کو درج کرنا بند کر دیا۔ اور اس کے عوض پہلے صفحہ پر خدا کی تازہ وحی کا اندراج شروع کیا ہے۔ لیکن اب بعض دوستوں کے خطوط آنے شروع کیا ہے۔ کہ وہ سلسلہ عمدہ تھا۔ مخالفین کو ہم ہر وقت دکھا سکتے ہیں۔ کہ ہمارا مذہب کیسا پاک ہے۔ اور اس سلسلہ میں داخل ہونا کیسی عمدہ بات ہے۔ اس واسطے صاحبان رائے سے استفسار کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس امر کے واسطے کیا صلاح دیتے ہیں۔ بعد مشورہ جیسا قرار پائیگا۔ اس پر عمل کیا جاوے گا

مسیح کون تھا

(منقول از کتاب پادری سیوج صاحب)

(مترجمہ لالہ رگھو ناتھ سہائے)

اب میں ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح اور ان کے خدا ہونے کے متعلق ہمارا کیا اعتقاد ہے۔ میں آپ سے صاف عرض کرتا ہوں۔ کہ اگرچہ اس وقت میں اپنی ذاتی رائے ظاہر کرتا ہوں۔ لیکن میرا خیال ہے۔ کہ تمام یونیٹیرین (موحدین) یہ مانتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح انسان تھا۔ وہ ہماری ہی طرح انسان پیدا ہوا۔ اور ہماری ہی طرح مرا۔ یہ میں بھی نہیں کہتا۔ کہ وہ محض انسان ہی تھا۔ کیونکہ میں محض انسانیت کی فضیلت بزرگی اور گہرائی کا اندازہ لگانے کے قابل نہیں ہوں۔ نہ میں یہ کہتا ہوں۔ کہ مسیح ہمارے جیسا انسان نہ تھا۔ کیونکہ شکسپیر سقراط۔ ڈنٹی۔ وغیرہ ہمارے جیسے اشخاص نہ تھے۔ مسیح میں اور ہم میں کم از کم اتنا فرق تو ضرور ہے۔ کہ اس کا فہم اور ادراک نہایت اعلے تھا۔ اس کو بہت سے قدرتی عطئے حاصل تھے۔ اور وہ دنیا اور اپنے زمانے پر بہت زبردست اثر ڈال سکتا تھا۔ اس عقیدے سے کہ مسیح انسان تھا۔ کسی طرح پر مسیح کی بے عزتی نہیں۔ بلکہ اس سے نسل انسان کی فضیلت بہت بڑھ جاتی ہے۔ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم جب تک مسیح کو انسانوں سے بڑھ کر درجہ نہ دیں۔ اس کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ وہ دراصل انسان کو بہت حقیر سمجھتے ہیں۔ ہم یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اس میں وہ اوصاف تھیں۔ جن کا ہونا ہم سب میں ممکن ہے۔ جب میں انجیل کے شروع میں مسیح کی پیدائش بچپن اور زندگی کا حال پڑھتا ہوں۔ تو میں اس بیان کو نیکی، یقین کی ہمدردی اور انسانیت کے سوائے کسی کے ساتھ تشبیہ نہیں دے سکتا۔ اگر اس کے بھائی یہ چاہتے ہو کہ وہ خدا ہے اور اس کی پیدائش ہی قانون قدرت کے برخلاف یعنی غیر معمولی طور پر ہوئی ہے۔ تو یہ کب ممکن تھا۔ کہ وہ اس پر ایمان نہ لاتے۔ اگر اس کی ماں کو یہ معلوم ہوتا۔ کہ میری گود میں اس تمام کون و مکان کا مالک خداوند تعالے ہے۔ تو یہ کب ہو سکتا تھا۔ کہ وہ اسے پیش از وقت بڑھتا ہوا اور غیر معمولی ترقی کرتا ہوا دیکھکر متعجب نہ ہوتی۔ اور کیا وہ اسے بارہ برس کی عمر میں اپنے دوستوں کے ساتھ عبادت خانہ میں رات بھر اکیلا چھوڑتے وقت نہ ڈرتی۔ میں یہ حالات پڑھکر یہ یقین کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ خود اس کی ماں مریم کو موجودہ زمانے کی اور ماؤں کی طرح سوائے اس کے اور کچھ معلوم نہ تھا۔ کہ میرا بیٹا ایک پیارا اور عجیب بچہ ہے

مرأة الجهاد

اس نام کی ایک کتاب ہمارے دوست فرزند حسین صاحب ساکن اورین ضلع مونگیر نے تصنیف کرکے چھپوائی ہے۔ اور ہمارے پاس ریویو کے واسطے بھیجی گئی ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ کا فضل اور احسان ہے۔ کہ اس نے اس جماعت کے ممبرں کو اسلام کی سچی محبت اور دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا [illegible] جوش عطا فرمایا ہے۔ اور یہی اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ اس زمانہ میں سچا اسلام اگر کسی فرقہ میں پایا جاتا ہے۔ تو وہ یہی فرقہ ہے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مصنف موصوف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور جانفشانی سے کام لیا ہے۔ انہوں نے ویدک گاؤں کی کتابوں کا بہت غور سے مطالعہ کرکے مفید عبارتیں ہر جگہ سے نقل کی ہیں۔ تاریخ اسلامی میں مسلمانوں کی کتب اور مسایل ہنود میں ہندوں اور آریہ کی مستند کتب کے حوالجات کے ساتھ اس امر کو پایہ ثبوت پہنچایا ہے۔ کہ اسلام میں اگر کوئی جہاد ہے۔ تو وہ عین فطرت انسان کے مطابق اور بنی نوع کی ضروریات کے موافق ہے۔ جہاد کا وعظ کیا گیا ہے۔ کہ اسلام پر اعتراض کرنا اُن اقوام کے واسطے جائے شرم ہے۔ یہ کتاب ۱۳۲ صفحہ کی ہے۔ اور اس میں بہت سے مفید مسایل پر عمدہ بحث کی گئی ہے۔ مثال کے طور پر میں چند ایک سرخیاں فہرست مضامین میں سے نقل کرتا ہوں

ویدوں میں جنگ کی تاکید۔ اسلام کو جہاد کی کیوں ضرورت پڑی۔ مغازی الرسول۔ خلفائے راشدین کے جنگوں کے اسباب۔ مسلمان بادشاہوں کے پاس معزز ہندو افسر۔ جواب رسالہ جہاد مصنفہ آریہ مہاجان۔ عرب۔ روم۔ فارس۔ مصر۔ مراکو۔ بلوچستان۔ افغانستان۔ ہندوستان کس طرح مسلمان ہوئے۔ ہنود کا تاریخی ثبوت گورنمنٹ برطانیہ مسلمانوں کی محسن وغیرہ

اس جگہ ہم اس کتاب میں سے دو مقام نقل کرتے ہیں۔ اول یہ کہ آریوں نے اپنے مفتوحوں کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ اور دوم یہ کہ اسلام نے اپنے مفتوحوں کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ غیر آریوں کے ساتھ سلوک

اشلوک نمبر ۹۵ و ۹۶۔ مصنفہ لالہ سوامی دیال

”دشمن قلعہ میں رہے یا باہر رہے۔ اور جنگ ہی نہ کرتا ہو۔ لیکن اس کو گھیرے رہے۔ اور اس کے راج کو تکلیف دے۔ اور گھاس اور لکڑی اور پانی اُن میں ناکارہ چیز ڈالکر خراب کرے۔ تالاب و قلعہ و خندق وغیرہ کو ہماپیس ان سب کو کھود ڈالے۔ بے خوف دشمنوں کو باخوف کرے۔ اور رات کو ڈھکا نام باجہ کی آواز سے زیادہ تکلیف دے۔“

ویدوں میں غیر آریوں کو جو وید کے دہرم کو قبول نہیں کرتے۔ دسیو کہتے ہیں

”اندر نے جس سے بہت لوگ دعا کرتے ہیں اور جس کے ساتھ اس کے چالاک ساتھی ہیں۔ دسیوں کو جو زمین پر رہتے تھے۔ اپنے برق سے ہلاک کر ڈالا اور تب اس نے کھیتوں کو اپنے گورے رنگ کے دوستوں یعنی آریوں میں تقسیم کردیا“

”ہم چاروں طرف سے دسیو قوموں سے گھرے ہوئے ہیں وہ یگ نہیں کرتے۔ وہ کسی چیز کا اعتقاد نہیں رکھتے۔ ان کے مراسم دوسرے ہیں۔ وہ گویا انسان نہیں ہیں۔ اے دشمن کے ہلاک کرنے والو۔ قتل کرانکو اور قوم کو ہلاک کرے“

”اندر نے داسو قوم کو ہلاک کردیا۔ وہ اسی انجام کے لئے پیدا کئے گئے ہیں“

اب میں وہ حق تلفیاں دکھلانا چاہتا ہوں۔ جو فاتح آریوں نے شدروں یعنی مفتوحوں کے ساتھ کی ہیں اور صرف کین ہی نہیں۔ بلکہ قانون میں داخل کر چھوڑا ہے

سب سے پہلے قانونی حق تلفی ہے۔ تم دیکھ چکے ہو کہ اسلام نے قانون میں کوئی بھی امتیاز فاتح و مفتوح، اسلام و کفر کا نہیں رکھا ہے۔ مگر یہاں اس کے خلاف ہے، بات بات میں فرق بات بات میں امتیاز ہے

اگر فاتح (برہمن) کسی برہمن کو قتل کرے، تو اس کو راجہ صرف پیشانی داغ کرا کے راج سے نکال دے۔ اور اگر وہ کسی مفتوح (شدر) کو قتل کرے تو صرف دس گائیاں جرمانہ دیدے۔ اور اگر بیچارہ مفتوح (شدر) کسی فاتح (برہمن وغیرہ) کو مار ڈالے۔ تو وہ قتل کیا جائے اور اس کی کل جائیداد ضبط کرلی جاوے۔

اگر فاتحوں (برہمن کشتری وغیرہ) میں سے کوئی مفتوح (شدر) کی عورت سے زنا کرے۔ تو صرف جلاوطن کیا جائے۔ اور اگر بیچارہ مفتوح (شدر) کسی فاتح آریہ کی عورت سے زنا کرے۔ تو جان سے مارا جائے۔

یہی جابرانہ امتیاز چھوٹے چھوٹے جرموں کی سزا میں بھی ہے۔ مثلاً اگر بیچارہ شدر (مفتوح) کسی (فاتح) برہمن، کشتری وغیرہ سے سخت [illegible] کرے۔ تو اس کی زبان میں سوراخ کیا جائے۔ اور اگر اس نے فلانے برہمن سے نیچ ایسا باواز بلند برہمن وغیرہ فاتحین کے نام اور ذات کو کہے تو اس کے منہ میں بارہ انگل کی میخ آہنی جلتی ہوئی ڈالی جاوے۔

جہاں فاتحوں سے للعہ ۲۴، ۳۶ اور ۴۸ للعہ روپیہ فی سینکڑہ سود سالانہ لینے کا حکم ہے۔ وہاں بیچارے مفتوح شدروں سے ۶۰ روپیہ سینکڑہ سالانہ

پنڈت رومیش چندردت صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ آریوں کی ذات ناقابل اشتعال ہے۔ اور انہوں نے شدروں کو ظلم و زیادتی کے ساتھ الگ رکھا۔ اور مذہبی معلومات اور مذہبی مراسم کو ادا کرنے سے بزور باز رکھا۔ اور ان کے لئے بے انصافانہ اور ظالمانہ دیوانی اور فوجداری قوانین بنائے، سب سے پہلے شدروں پر اپنے فاتحوں کی غلامی کرنا فرض ہوئی اور اُن کے لئے آزادانہ زندگی بسر کرنا اور حسب خواہش دنیا کے کاموں میں مشغول ہونا امکن ٹھیرایا گیا۔ اور فاتحوں کی غلامی اور سیوا کے سوا ان کو کچھ چارہ نہ رہا۔ اور اُن سے جبراً غلامی کرایا جاتا رہا۔

یہ تحقیر و تذلیل یہاں تک ترقی کر گئی۔ کہ برت میں بیچارے مفتوح شدروں سے ہمکلام ہونا منع فرمایا گیا۔ اور اس کو برت کا ایک لازمی رکن قرار دیا گیا۔

مفتوح بیچاروں کا جوٹھا غلہ کھانا اور پانی پینا بھی گناہ عظیم ٹھہرایا گیا۔ اور اس کے لئے پرائشچت (یعنی کفارہ) کی ضرورت بتائی گئی

مسلمانوں کا سلوک مفتوحوں کیساتھ

آں حضرت صلعم نے ذمیوں کو جو حقوق عطا فرمائے

(۱) کوئی دشمن اون پر حملہ کریگا، تو اُن کی طرف سے مدافعت کی جائے گی۔ رسول اللہ صلعم کے خاص الفاظ یہ ہیں۔ یُمنعوا

(۲) ان کو ان کے مذہب سے برگشتہ نہیں کیا جائے گا۔ خاص الفاظ یہ ہیں۔ لا یُفتنوا عن دینھم

(۳) انکی جان محفوظ رہے گی

(۴) انکو مذہبی آزادی حاصل رہےگی

(۵) انکی زمین محفوظ رہے گی

(۶) ان کا مال محفوظ رہے گا

(۷) جو لوگ اس وقت حاضر نہیں ہیں، یہ احکام ان کو بھی شامل ہوں گے

(۸) ان کے قافلے اور کاروان (یعنی تجارت) محفوظ رہیں گے

(۹) ان کا لشکر محفوظ رہیگا۔ اور اس کی کل چیزیں محفوظ رہینگی

(۱۰) جن رسوم و عقاید کے وہ پابند تھے۔ وہ بدلوایا نہیں جائیگا

(۱۱) ان کا کوئی حق جو ان کو پہلے سے حاصل تھا۔ زایل نہیں ہوگا اور اسی قسم کی اور چیزیں بھی زایل نہیں ہوں گی

(۱۲) اُسقف، رہبان، گرجوں کے پجاری وغیرہ اپنی عملداری اور عہدوں سے برطرف نہیں کئے جائیں گے

(۱۳) ہر چیز قلیل و کثیر جس حیثیت سے اب اُن کے کنائس اور خانقاہوں میں ہے۔ اسی حیثیت سے وہ ان کے پاس باقی رہے گی۔ اور وہ اُسے اسی طرح کام میں لائیں گے

جس طرح اب لاتے ہیں

(۱۴) ان پر ظلم نہیں کیا جاویگا

(۱۵) ان سے زمانہ جاہلیت کے خون کا بدلہ نہیں لیا جاویگا

(۱۶) جزیہ جوان سے لیا جائے گا۔ اس کے لئے محصل کے پاس خود سے جانا نہیں پڑیگا

(۱۷) ان سے عشر نہیں لیا جائے گا

(۱۸) ان کے ملک میں فوج نہ بھیجی جاویگی

یہ کتاب ۳۱۲ صفحوں پر چھپی ہے۔ اور قیمت عہ رکھی گئی ہے۔ اور مصنف سے یا قادیان میں شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم سے مل سکتی ہے۔ قیمت اگرچہ مصنف کی محنت اور اخراجات کے لحاظ سے بہت نہ ہو تاہم اگر کم رکھی جاتی ہے۔ تو غالباً زیادہ تعداد اس سے فائدہ اٹھا سکتی۔ میرے نزدیک مناسب ہوگا۔ کہ قیمت ایک روپے سے زائد ہرگز نہ ہو۔ بلکہ ممکن ہے۔ تو اس سے بھی کم رکھی جاوے۔ تاہم میں سفارش کرتا ہوں۔ کہ جمیع احمدی برادران اسی کی خریداری میں مدد دیں۔

قدسیہ جنتری ۱۳۲۳ھ

منشی محمد صدیق صاحب ساکن پیر بلین پوسٹ ... کناٹی شہر ... نے سال ہجری کے مطابق ایک جنتری شائع کی ہے جو ... صفحے پر چھپی ہے جنتری علاوہ اسلام۔ عیسائی اور ہندی تاریخ کے اسلامی واقعات طلوع و غروب آفتاب روزانہ مطابق اوقات مدراس و بمبئی اور دیگر چند مفید باتیں مثلاً اسلامی واقعات رمضان المبارک کی سحری اور افطار کا وقت وغیرہ۔ درج ہیں۔ باوجود ان صفات کے یہ جنتری مفت تقسیم کی گئی ہے۔

اقتباس واختصار از

خطبہ جمعہ

جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء کو باغ میں پڑھا

إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ ۔ لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ أَنْفُسُهُمْ خَالِدُونَ ۔ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ هَٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۔ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ۔ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ۔ إِنَّ فِي هَٰذَا لَبَلَاغًا لِقَوْمٍ عَابِدِينَ ۔ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ ۔

ترجمہ۔ جن لوگوں کے لئے ہماری طرف سے وعدہ نیک ہو چکا ہے۔ ہم ان کے لئے مقدر کر چکے ہیں کہ وہ اس دوزخ سے دور رہیں گے۔ بلکہ اس کی آواز بھی نہ سنیں گے اور وہ اپنے دل کی آرزوؤں کے مطابق ہمیشہ لذات کو حاصل کرتے رہیں گے۔ وہ بڑی گھبراہٹ جو آخری دنوں میں ہوگی۔ انہیں غمگین نہ کریگی۔ فرشتے انہیں لینگے۔ اور کہیں گے کہ یہی وہ دن ہے جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا تھا۔ جس دن لپیٹا جائیگا۔ آسمان جیسا کہ لپیٹا جاتا ہے۔ طومار لکھے ہوئے کاغذوں کا۔ جیسا پہلی دفعہ ہم نے پیدا کیا تھا۔ ویسا ہی ہم دوبارہ کرنے والے ہیں۔ یہ ہمارا وعدہ ہے۔ جس کا پورا کرنا ہمارے ذمہ ہے۔ اور ہم ضرور پورا کرنے والے ہیں۔ تحقیق زبور میں نصیحت کے بعد ہم نے یہ بات لکھ دی۔ کہ زمین کے وارث میرے صالح بندے ہی ہوں گے۔ اس میں ایک ایسی بات ہے۔ جو فرمانبردار بندوں کو مطلب تک پہنچا دیتی ہے۔ اور تجھے ہم نے عالموں کے واسطے رحمت کر کے بھیجا ہے

یہ اللہ تعالیٰ کی عادت ہے اور سنت قدیمہ ہے کہ ہر ایک مامور کے وقت ایک قیامت برپا ہوتی ہے۔ ہر ایک مامور کے حالات زمانہ کے مطابق مختلف قسم کی قیامت بڑی یا چھوٹی ہوتی ہے۔ مگر ہوتی ضرور ہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک بھاری قیامت ہوتی تھی۔ سخت تپایا گیا تھا۔ جس کی آگ نے منکرین کو کھا لیا تھا۔ اسی طرح حضرت نوح کے وقت اور حضرت موسیٰ کے وقت قیامت واقع ہوئی تھی۔ ایسا ہی آخری زمانہ میں ایک بے نظیر قیامت کے واقع ہونے کا وعدہ تمام کتب سماوی میں اور بالخصوص قرآن شریف میں دیا گیا ہے۔ یہ قیامت سب سے بڑھکر اور بے نظیر ہے۔ کیونکہ پہلی قیامتیں مختص المقام تھیں اور ان کا اثر جلد ختم ہو جاتا تھا۔ لیکن آخری زمانہ کا مہدی اور مسیح خاتم ولائت اور خاتم سلسلہ محمدیت ہے اور اس کی موت تمام دنیا میں پہلی ہے۔ وہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کو حد کمال تک پہنچانے والا ہے۔ وہ لیظہرہ علی الدین کلہ کے منشاء کو پورا کرنے والا ہے۔ اس واسطے اس کے زمانہ کی قیامت بھی نہایت وسیع ہے۔ خدا کی باتیں عجیب ہیں اور سعادتمند فراست کے نور کے ساتھ دیکھ لیتا ہے۔ خدا نے پہلے سے ہی ایسی راہیں طیار کر دی ہیں۔ کہ مسیح موعود تمام دنیا کو اسلام کی تبلیغ پہنچا سکے۔ خدا نے محض اپنی قدرت کاملہ سے ایسے سامان بہم پہنچائے ہیں۔ جو ضروری تھے۔ اگر ڈاک تار۔ ریل۔ اور چھاپہ خانہ نہ ہوتا۔ تو آج سے دو ہزار برس پہلے کا زمانہ اس وقت ہوتا۔ لیکن خدا نے ایسے سامان کئے کہ کل دنیا کو ایک مجمع کر دیا ہے۔ بالخصوص ہندوستان میں تو مذاہب اس طرح جمع ہو گئے ہیں۔ جس طرح پہلوانوں کا دنگل ہوتا ہے۔ حکومت نے مذہبی آزادی دے رکھی ہے۔ کوئی خدا پر اعتراض کرتا ہے۔ اور کوئی نبی پر اعتراض کرتا ہے۔ ساٹھ کروڑ سے زیادہ کتب اسلام کی تردید میں لکھی گئی ہیں۔ خدا نے اشاعت کو کمال تک پہنچانے کے واسطے مطبع جاری کرا دیا۔ تو تھوڑے عرصہ میں ایک کتاب چھپ کر ہزار در ہزار کی تعداد تمام اطراف و اکناف میں شائع ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کی خدمت کو سہل کر دیا ہے۔ تاکہ پہلے کی مانند وہ خاص قوم تک محدود نہ رہے۔ آج ایک پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کرتے ہیں۔ تو چوبیس ۲۴ گھنٹہ کے اندر پنجاب کے کونوں تک ہزاروں ہزار آدمی اس کے گواہ بن جاتے ہیں۔ گذشتہ باتیں تو قصوں کے رنگ میں رہ گئی ہیں۔ مگر ان نشانوں کے لئے تاریکی کا وقت نہیں آ سکتا۔ جب پیشگوئی کی گئی۔ کہ لیکھرام خدا تعالیٰ کے انتقام کی آگ سے بھسم کیا جائے گا۔ تو خود آریوں اور ان کے اخباروں نے لاکھوں لاکھہ کانوں تک اس نبوت کو پہنچا دیا۔ عداوت اور ضد۔ بے ایمانی اور کفر کی راہ سے کوئی اس سلسلہ پاک کی طرف اس کے قتل کو منسوب کرے تو کرے۔ لیکن کیا کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ پیشگوئی نہیں کی گئی تھی یا یہ کہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ اسی طرح آتھم کے متعلق پہلے سے پیشگوئی نہایت کثرت کے ساتھ شائع ہوئی۔ اور اسی طرح مقدمات کے متعلق کثرت کے ساتھ پیشگوئیاں شائع ہوئیں۔ یہ باتیں نہایت مبارک ہیں۔ پر ان کے لئے جو ان سے فائدہ اٹھائیں لیکن جو لوگ ان سے فائدہ نہیں اٹھاتے انکے لئے بڑے خوف کا مقام ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے عجائبات دکھاتا ہے۔ لیکن جب دنیا ان سے فائدہ نہیں اٹھاتی۔ تو وہ اپنی قدرت نمائی پر آتا ہے۔ اور اس کا قہر قیامت کی شکل میں نمودار ہوتا ہے۔ خدا نے ہر زمانہ میں قیامت کے ساتھ منکرین کو ہلاک کیا ہے۔ لیکن وہی قیامت مومنین کے واسطے ہمیشہ نجات کا موجب ہوئی ہے۔ آخری زمانہ میں یاجوج ماجوج کے ایک بڑے بھاری فتنہ کی خبر دی گئی ہے لیکن ایک گروہ ہے۔ جس کو خدا نے ایسے فتنوں سے محفوظ کہا ہے۔ یہی وہ گروہ ہے۔ جس کے متعلق ارشاد ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَھُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰی الخ۔ یہ گروہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں سعید اور راست گو ہے۔ انکو یاجوج ماجوج کی آگ کی تپش نہ پہنچیگی۔ یہ لوگ اپنی من مانی مراد کو پائیں گے۔ ہلاکتوں کی قیامت سے نجات پائیں گے۔ پرسوں کا ذکر ہے حضرت مسیح موعود فرماتے تھے۔ کہ جب اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی کا ایمان خالص ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ضرور اسکے واسطے کچھ مابہ الامتیاز اور خارق عادت علامات پیدا کر دیتا ہے۔ مگر خدا کی حکومت بڑی باتمیز ہے۔ کچے اور عہد توڑنے والے کے ساتھ اس کا معاملہ وہ نہیں ہوتا۔ جو ایک شجاع اور راست باز کے ساتھ ہوتا ہے۔ اب یہ بھی قیامت کا وقت ہے اور مومنوں کیواسطے۔ خدا کے مسیح نے ایک کشتی طیار کی ہے۔ مگر یہ

صوخوف کی بات یہ ہے۔ کہ ہم نہیں جانتے کہ ہم بھی اس میں سوار ہونیوالوں میں سے ہیں یا نہیں۔ خدا کا مسیح بار بار فرمایا کرتا ہے کہ خدا کے وعدے جو میرے ساتھ ہیں۔ وہ سب سچے ہیں اور ہونے والے ہیں مگر...

میں نہیں جانتا کہ آیا ان لوگوں پر یہ وعدے پورے ہونیوالے ہیں۔ جو اس وقت ساتھ ہیں یا اور لوگ آنیوالے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ لباس تقویٰ پہنیں۔ آمین ثم آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بزم احمدیہ

اخبار بدر کی بہتری کی ایک تجویز

مخدومی اخویم شیخ نور احمد صاحب وکیل ایبٹ آباد نے اخبار بدر کی ترقی اور بہتری کے متعلق نہایت توجہ اور ہمدردی سے ایک خط مجھے لکھا ہے جسکو میں بتمام وکمال اخبار میں درج کر کے احباب سے اسکے متعلق رائے طلب کرتا ہوں۔ شیخ صاحب کی اکثر باتیں ایسی ہیں جنکا خود مجھے بھی فکر ہے گویا انکا میرے خیال کے ساتھ توارد ہو گیا ہے۔ لیکن اس قسم کی باتیں توسیع اشاعت پر منحصر ہیں۔ اگر احباب توجہ کر کے اس اخبار کی توسیع میں سعی کریں اور یہ پرچہ کوئی تین چار ہزار تک پہونچ جاوے تو یہ امر کوئی مشکل نہیں کہ یہ ایسا اخبار ہو جاوے کہ قوم کو اسکے بعد کسی غیر قومی اخبار کی مطلقاً ضرورت نہ رہے۔ اور ہر طرح کی ضروری باتیں اور خبریں اسمیں درج ہو جاویں۔ مگر سر دست تو بسبب کمی اشاعت کے یہ حال ہے کہ ہر ماہ میں آمد سے ڈیوڑھا خرچ ہے۔ میں بسا اوقات تعجب کرتا ہوں کہ برادرم میاں معراج الدین صاحب نے باوجود اپنے پچھلے سارے روپے کو خیرباد کہنے کے جو برادر مرحوم محمد افضل کے زمانہ میں انھوں نے اخبار کے لیے دیا تھا اب پھر یہ بار گراں اپنی گردن پر رکھ لیا ہے۔ اگر ایک دینی خدمت کا جوش انکی نیت میں نہ ہوتا تو وہ ہرگز اسمیں ہاتھ نہ ڈالتے۔ اللہ تعالیٰ مخدوم پر رحم کرے اور ان کے کاروبار میں برکت دے۔ اب میں اس خط کو ذیل میں درج کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے

مکرمی مفتی صاحب زاد مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بحیثیت خریدار ہونے اخبار "بدر" کے میری رائے یہ ہے کہ پہلے صفحہ بدر پر حضرت صاحب کا اشتہار بیعت بمعہ شرائط و استغفار کے جو مرحوم محمد افضل صاحب شائع کیا کرتے تھے بہت ضروری ہے۔ اس سے مخالفین کو اخبار پڑھ کر معلوم ہو سکتا ہے کہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کن شرائط پر مریدوں سے بیعت لیتے ہیں اور جسقدر اسکی اشاعت ہو اور کی جاوے سلسلہ کی اشاعت کے لیے بہت مفید ہے۔ اشتہار میں عقیدہ اسلامی مفصل آجاتا ہے۔ اور ان لوگوں کو جنکی نظر اس صفحہ پر پڑیگی پتا لگ جاوے گا۔ کہ احمدی جماعت اصلی معنوں میں مسلمان کہلانیکی مستحق ہے۔ چونکہ بہت سے احباب نے اسکی ضرورت کو تسلیم بھی کیا ہے جیسا کہ آپکے نوٹ مندرجہ اخبار سے ظاہر ہوتا ہے اسلیے آپ اسکو ضرور درج فرمایا کریں۔ لیکن میں ایک دو اور ضرورتیں آپ کے اخبار میں چاہتا ہوں پوری کرائی جاویں۔

(۱) اس اشتہار کے بدلے آپ اخبار کا ایک صفحہ اور زیادہ کر دیویں اور اسمیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق مضامین شائع فرماویں۔ تاکہ جن لوگونکو شرائط بیعت پڑھنے کی بار بار ضرورت نہ ہو وہ کافی مضامین ہفتہ میں پڑھ سکیں۔

(۲) ولایتی ڈاک کا کالم اور اخبارات و خطوط وغیرہ بہت کم ہوتے ہیں اسکی طرف آپکی توجہ زیادہ ہونی چاہیے اور جو خطوط وقتاً فوقتاً یورپ و امریکہ میں مختلف اشخاص کو لکھتے رہتے ہیں انکا ترجمہ معہ جواب درج ہونا چاہیے۔ اس سے آپکی مساعی جمیلہ کا پتا لگنے کے علاوہ جو جوابات یورپ و امریکہ سے آتے ہیں ان سے پتا لگ سکتا ہے کہ یورپ و امریکہ کے لوگ اسلام کے دائرہ میں آنے کے لیے کہانتک طیار ہیں یا کہانتک انکو مذہب سے دلچسپی ہے۔

(۳) علاوہ اسکے ریویو آف ریلیجنز کو پڑھ کے بعد جو خیالات مختلف اخباروں میں اس سلسلہ کے متعلق ظاہر ہوے ہیں انکا درج کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ میری یادداشت اگر غلطی نہیں کرتی تو میں نے ایک بڑی فائل مولوی محمد علی صاحب مخدومی کے پاس اس قسم کی دیکھی تھی جسمیں مختلف خطوط انگریزوں کے اور اخباروں کے جمع تھے۔ لیکن پبلک پر انکا حال اچھی طرح سے ظاہر نہیں ہوا۔ عام طور پر لوگ سوال کرتے ہیں کہ اس سلسلہ نے یورپ و امریکہ میں اسلام کی اشاعت کے لیے کیا کام کیا ہے اس سے پبلک کا اطمینان اور رجحان اس سلسلہ کیطرف بہت بڑھ جاوے گا میں امید کرتا ہوں کہ مولوی محمد علی صاحب کو ان خطوط کے شائع کرانے میں کوئی اعتراض نہ ہوگا یہ کام بہت مفید ہو سکتا ہے۔ اور الحکم اخبار میں بھی اس امر کو نظر انداز کیا ہوا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آیندہ آپ اپنے خطوط و جوابات سے اس سلسلہ کو شروع کر کے ہمیں ممنون احسان فرماوینگے

(۴) آپ کا اخبار ایسا ہونا چاہیے کہ احمدی جماعت کے لوگونکو دوسرے اردو اخباروں کے خریدنیکی ضرورت باقی نہ رہے اور یہ تبھی ہو سکتا ہے کہ آپ اپنے اخبار میں خبروں کے کالمونکو وسعت دیوینگے جو ملکی اور پولیٹیکل اور تمدنی معاملات پر مبنی ہوں۔ اسکے لیے آپ سوال مذہبی اور پالیٹکس خبریں [illegible] دے سکتے ہیں۔ گویا یہ حصہ اخبار بدر کا پیسہ اخبار۔ اودھ وکیل۔ چودھویں صدی کی ضرورت کو معدوم کر دے گا اور بہت سے احمدی جوان اخباروں کی خریداریں بڑی خوشی سے زائد قیمت دینے پر طیار ہو جاوینگے۔ موجودہ صورت میں سوائے احمدیہ سلسلہ کے اور کوئی خبر درج نہیں ہوتی۔ ممکن ہے کہ حجم اخبار کا بڑھ جاوے لیکن آپ کا اخبار تمام جزئیات پر حاوی ہونیکی وجہ سے بہت ہی ہر دلعزیز ہو جاوے گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ میرے نیاز نامہ پر غور فرماوینگے اور اپنے پروپرائٹر صاحب کو بھی مشورہ میں شریک فرما کر ان امور پر پبلک رائے لیوینگے۔ میں بشرط زندگی ستمبر میں حاضر خدمت ہو کر زبانی بھی عرض کروں گا میرے لائق اگر کاروبار متعلقہ ہوں تو مطلع فرماویں اور دعا فرماتے رہا کریں بخدمت جمیع بزرگان ملت السلام علیکم عرض کر دیویں۔

نور احمد از ایبٹ آباد

محمد افضل مرحوم کو روپیہ بھیجنے والے

صاحبان غور کریں اور اس التماس کو توجہ سے سنیں۔ برادر مرحوم مارچ کے اخیر میں چند روز بیمار رہ کر فوت ہو گئے انکے ایام بیماری میں اور ان کی وفات کے بعد جس قدر منی آڈر لوگوں نے ارسال کیے وہ سب اسجگہ ڈاک خانہ میں محفوظ ہیں اور ہمکو نہیں ملے۔ لیکن روپیہ بھیجنے والے سمجھتے ہیں کہ روپیہ ہمکو ملگیا ہے اور اسواسطے وہ رسید کے واسطے تقاضا کرتے ہیں لہذا ایسے احباب کی خدمت میں جنھوں نے ۱۵ مارچ کے بعد کوئی منی آرڈر روانہ کیا تھا عرض ہے کہ وہ پوسماسٹر قادیان کو لکھ بھیجیں کہ وہ روپے میاں معراج الدین عمر صاحب پروپرائٹر اخبار بدر کو دیدیا جاوے۔ کیونکہ وہ روپیہ برادر محمد افضل کا ذاتی نہ تھا بلکہ اخبار کی قیمت کے متعلق تھا۔

مینیجر بدر

خریداران اخبار

بروقت خط وکتابت اپنا نمبر خریداری ضرور لکھا کریں بغیر اس کے خط وکتابت کی تعمیل میں بہت دقت اور دیر واقع ہو جاتی ہے۔ اخبار پر ایک رجسٹر ڈ ایل نمبر ہوتا ہے وہ ڈاک خانہ کا نمبر ہے خریداران کا نمبر نہیں ہے خریدار کا جدا نمبر ہوتا ہے خریداران کو چاہیے کہ اپنا نمبر یاد کریں اور نمبر تبدیلی مکان کے وقت اپنا پتا پورا اور صحیح لکھا کریں اور ڈاک خانہ کا نام لکھا کریں

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر بدر کے لئے چھاپا گیا۔ ۱۰۔ جون ۱۹۰۵ء